جوئیس مائیر

اُلجھن سے کیسے چھٹکارا پایا جائے

کیوں خُدایا، کیوں؟

اُلجھن سے کیسے چھٹکارا پائیں؟

مصنفہ: جوئس مائر

مترجم: ڈاکٹر فیصل

Why God, Why?

Written by:

Joyce Meyer

Translated by: Dr. Faisal

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست

پیش لفظ 5

1اُلجھن کس سبب سے پیدا ہوتی ہے؟ 6

2دلائل سے چھٹکارا 10

3ایمان کا رویہ 13

4فضل ہر روز ضرورت کے مطابق ملتا ہے 17

5کاش کہ 22

6اگر ایسا یا ویسا ہو جائے؟ 27

7اپنی سوچ کی پیروی میں نہ چلیں 33

8دلائل فریب کا سبب بنتے ہیں 41

9اُلجھن آپ کی شادمانی کو چُرا لیتی ہے 48

پیش لفظ

یوحنا ۱۰:۱۰ میں بیان ہے کہ چور نہیں آتا مگر چُرانے، مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو لیکن یسوع اس لئے آیا کہ آپ زندگی پائیں اور اس سے لطف اندوز ہوں۔

ابلیس آپ کی خوشی چھیننا چاہتا ہے تاکہ آپ زندگی سے لطف اندوز نہ ہوں۔

لیکن میری دُعا ہے کہ آپ اس کتاب سے سیکھ لیں کہ آپ کس طرح اپنی زندگی میں ''خدا کو خدا کا کام کرنے دے سکتے ہیں'' تاکہ آپ کثرت کے اطمینان اور خوشی سے لطف اندوز ہوں جس کے لئے خُداوند یسوع مسیح نے جان دے دی۔

1

اُلجھن کس سبب سے پیدا ہوتی ہے؟

کیا آپ اُلجھن کا شکار ہیں؟ کیا اِس وقت آپ اپنی زندگی میں ایسے حالات سے دوچار ہیں جو آپ کی سمجھ سے باہر ہیں؟ عین ممکن ہے کہ ماضی میں کچھ ایسا ہوا جس کے تعلق سے آپ سوچتے ہیں کہ آپ کے ساتھ وہ سب کیوں ہوا تھا؟ ہوسکتا ہے کہ آپ خُدا سے سوال کریں کہ ”اَے خدا میں ہی کیوں؟ میرے حالات ایسے یا ویسے کیوں نہیں ہیں؟ میرے حالات کیوں نہیں بدلتے؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا؟“

میں نے محسوس کیا کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بُرے طریقہ سے اُلجھاؤ کا شکار ہے۔ چونکہ ماضی میں میں بھی ایسے تجربہ سے گزری ہوں اس لئے میں جانتی ہوں کہ

اُلجھن کس طرح لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور میں نے غور کرنا شروع کیا کہ لوگ کیوں اُلجھن کا شکار ہوتے ہیں اور اس سے بچنے کے لئے وہ کیا کر سکتے ہیں۔

ایک رات جب میں کنساس سٹی میں کلام سُنا رہی تھی اور تقریباً 300 لوگوں وہاں موجود تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ میں اُن سے پوچھوں کہ اُن میں سے کتنے ایسے ہیں جو کسی مسئلہ کی وجہ سے الجھاؤ کا شکار ہیں۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ صرف دو لوگوں نے ہاتھ نہیں اُٹھائے جن میں سے ایک میرے شوہر تھے۔

اگر میں نے درست طور پر دیکھا تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ 300 میں سے 298 لوگ اُلجھاؤ کا شکار تھے۔ اور جب میں نے دوسری تنظیموں سے بات کرنا شروع کی تو مجھے پتہ چلا کہ تقریباً سب جگہ ایسا ہی ہے۔ اگرچہ تعداد مختلف تھی لیکن ہمیشہ زیادہ ہی تھی۔

اور جب میں دُعا کرتے ہوئے خُداوند سے پوچھ رہی تھی کہ اُلجھن کے اسباب کیا ہیں تو اس نے مجھے جواب دیا کہ ”اِن سے کہو کہ ہر مسئلے کا حل نکالنا چھوڑ دیں تو وہ اُلجھن سے بچ جائیں گے“ پھر میں نے جان لیا کہ اب میں کیوں اُلجھن کا شکار نہیں

ہوتی۔ اگرچہ اب بھی میری زندگی میں بہت سے ایسی باتیں ہیں جو مجھے سمجھ میں نہیں آتیں لیکن اب بہت فرق ہے۔ خُدا نے مجھے ہر بات کا حل تلاش کرنے کی عادت سے آزاد کر دیا ہے۔ خدا نے مجھے ان ”تصورات“ سے آزاد کر دیا ہے (وہ تصورات جن کا ذکر دوسرا کرنتھیوں ۱۰:۵ میں کیا گیا ہے)۔ اس لئے اب میں اپنی زندگی میں اُن باتوں کو حل کرنے کی کوشش نہیں کرتی جو میری سمجھ میں نہیں آتیں۔

سُننے میں ایسا لگتا ہے کہ یہ بہت آسان ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ لیکن اگر ہم صرف یہ کریں کہ مسائل کا حل ڈھونڈنے (دلائل) کی آزمائش سے انکار کر دیں تو ہمیں اُلجھن کے عذاب سے مکمل آزادی مل سکتی ہے۔ اگر آپ ٹھہر کر اس کے تعلق سے سوچیں تو آپ سمجھ جائیں گے کیونکہ یہ سب کچھ جس حصہ میں انجام پاتا ہے وہ ”ہمارا ذہن“ ہے۔

ہمارا ذہن میدانِ جنگ ہے جہاں ہم ابلیس کے ساتھ اپنی جنگ میں فتح حاصل کرتے ہیں یا شکست۔ ”خدا ابتری کا خدا نہیں ہے“۔ (اکرنتھیوں ۱۴:۳۳) بلکہ ابلیس

ہے۔ ابلیس ہمارے سامنے نئے نئے خیالات اور تصورات پیش کرتا ہے جو خدا کے کلام کے مطابق نہیں ہوتے۔ ۲ کرنتھیوں ۱۰: ۴،۵ (اے۔ ایم۔ پی) میں بیان کیا گیا ہے کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے سوچ کی ایک قسم جس سے ہمیں چھٹکارا پانے کی ضرورت ہے وہ ہے تصورات۔ ان آیات میں یوں بیان ہے کہ:

''اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی [خون اور گوشت کے ہتھیار] نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں، چنانچہ ہم [جہاں تک ممکن ہے] تصورات اور ہر ایک اُونچی چیز کو جو خدا کی [حقیقی] پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔''

۲ کرنتھیوں ۱۰: ۴،۵

اگر خُدا کا کلام ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ ہم حالات کے بارے میں اتنا نہ سوچیں، تو پھر ہمیں اس کے حکم کی تابعداری کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تصورات ہمارے اندر پیدا ہوں تو اُسی وقت ہمیں ان کو یسوع کے تابع کرنے کی ضرورت ہے۔

صحائف بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ سے دوچار ہیں اور ہماری جنگ، ہماری لڑائی زیادہ تر ذہنی جنگ ہے۔ ابلیس ہمارے ذہنوں ہر حملہ کرتا ہے۔

اِن حوالہ جات کے مطابق ہم دلائل (تصورات) کے ذریعے اس کے حملوں کا جواب دیتے ہیں۔ کیا کبھی آپ نے ایسی چیزوں کا تصور کیا ہے جو درست نہیں تھیں یا آپ نے اپنے ذہن کی سکرین پر ایسی شبہیات دیکھی ہیں جن کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ وہ نامناسب تھیں؟ اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہم نظریات کو استعمال کرتے ہیں جو دراصل مختلف قسم کے منصوبے اور خیالات ہوتے ہیں اور دلائل کے ذریعے ہم ذہن میں موجود ایسے سوالات کا جائزہ لیتے ہیں جن کے جواب ایسا لگتا ہے کہ شاید صرف خدا ہی کو معلوم ہیں۔

اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ اُلجھن اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ہم مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتے یا ایسے سوالوں کے جواب تلاش کرتے ہیں جن کے جواب شاید صرف خدا ہی کو معلوم ہیں۔ کچھ وجوہات ایسی ہیں جن کی بنا پر صرف وہی جانتا ہے اور ہمیں بتانا نہیں چاہتا۔

2

دلائل (تصورات) سے رہائی

اس سے پہلے کہ آپ کہ میری اس بات کے لئے تعریف کریں کہ مجھے دلائل سے رہائی مل چکی ہے آپ کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ میں کس قسم کی سوچ کی مالک تھی۔

زندگی کے شروع ہی میں میں نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا تھا کہ کسی پر انحصار نہ کرنا، خود مختار ہونا اور اپنا خیال رکھنا ہی سب سے بہترین اور محفوظ حکمتِ عملی ہے۔ میں نے یہ سوچ لیا تھا کہ جتنا کم میں کسی سے مدد طلب کروں گی میرے لئے اتنا ہی بہتر ہو گا کیونکہ پھر مجھ پر کسی کا کوئی قرض نہیں ہو گا۔ میں تکلیف سہہ سہہ کر تھک چکی تھی

اور سوچتی تھی کہ اس طرزِ عمل کی بدولت میں تکلیف سے بچ جاؤں گی۔

بلاشبہ میری یہ سوچ درست نہیں تھی لیکن اس بات کا اقرار کرنے اور اس کو ماننے میں مجھے بہت لمبا عرصہ لگ گیا۔ اور اس لمبے عرصہ کے تمام سال میں نے فکر کرنے، دلائل بازی، پریشان ہونے، تصورات، نظریات گھڑنے؛ یہ فہرست بڑھتی ہی جائے گی، میں گزار دیئے۔ جتنا زیادہ ہم خود مختار ہوں گے اتنا ہی زیادہ خدا پر اور دوسروں پر بھروسہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔

خُداوند یہ چاہتا ہے کہ ہم اُس پر تکیہ کریں نہ کہ اُس سے جُدا ہو کر خود پر بھروسہ کریں۔ آپ جتنا زیادہ خُداوند یسوع پر بھروسہ کریں گے اتنا ہی زیادہ آپ سمجھ میں نہ آنے والی باتوں کو اس کے سپرد کرنے کے قابل ہوں جائیں گے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ وہ سب کچھ جانتا ہے اور جب وقت آجائے گا وہ آپ پر ظاہر کر دے گا۔

ہمیں غیر متحرک ہونے اور اس قسم کے رویے کو گڈمڈ نہیں کرنا چاہیے۔ اور جہاں ہمارے ایمان کی بات آتی ہے ہمیں غیر متحرک نہیں ہونا چاہیے۔ اگر آپ کی یا آپ کے کسی دوست کی زندگی میں کچھ ایسا ہوتا ہے جو آپ کی سمجھ سے باہر ہے اور

آپ کے ذہن میں سوال اُٹھتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے تو آپ کو ضرور ہی دُعا شروع کر دینی چاہیے۔ پاک روح سے کہیں کہ وہ آپ کو حکمت و سمجھ عطا کرے، آپ کو سکھائے، روشنی ڈالے اور مکاشفہ عطا کرے اور پھر یہ جان کر اس کے جواب کا انتظار کریں کہ خدا اپنے وقت پر ہمیں سمجھ عطا کرے گا۔

(جائیس کی ایک کتاب ہے جو خدا کے وقت کے بارے میں ہے بنام کب اَے خدا کب؟)

جب آپ کے دِل میں سوال پیدا ہوں اور ان پر غور کرنے کے دوران آپ اُلجھن کا شکار ہو جائیں اس وقت خدا کا شکر کریں کہ اس کے پاس سب جواب ہیں، اس کو بتائیں کہ آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے ٹھہرائے ہوئے وقت پر سب کچھ ظاہر کر دے گا۔

آپ دلائل اور اُلجھن سے اس وقت تک چھوٹ نہیں سکتے جب تک آپ اس عادت کو نہیں اپناتے۔۔۔۔ اس کو اپنا نہیں بناتے۔۔۔ اور وہ ہے اِیمان کا رویہ۔

3

اِیمان کارویہ

عین ممکن ہے کہ اِیمان ہمارے لئے ایک عقیدہ یا راستہ ہو جس کے ذریعے ہم خدا سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ افسیوں ۲:۸،۹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ عبرانیوں ۱۱:۱ (اے ایم پی) میں بیان ہے کہ ''اَب اِیمان [ہماری] اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد... اور اندیکھی [جو ہم نہیں دیکھ پاتے] چیزوں کا ثبوت ہے۔'' ہم اِیمان کی وضاحت بہت سے طریقوں سے بیان کرسکتے ہیں لیکن میرا اِیمان ہے کہ ایمان پر نگاہ کرنے کا سب سے سادہ راستہ اور یہ

جانچنے کا طریقہ کہ ہم ایمان کے مطابق چل رہے ہیں یا نہیں وہ یہ کہنا ہے کہ "ایمان کا رویہ ہوتا ہے"

ایمان کے رویہ سے ہمیں اطمینان ملتا ہے۔ عبرانیوں ۴:۳ میں بیان ہے کہ جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔ عبرانیوں ۴ میں یہ بیان کیا گیا کہ جو ایک بار خدا کے آرام میں داخل ہو چکے ہیں (یاد رکھیں کہ ایمان آرام کا دروازہ ہے) وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے اور ان کی تھکاوٹ بھی ختم ہو جائے گی۔ (آیت ۱۰)۔ دلائل بازی محنت طلب کام ہے اور ہمیں آرام دینے کی بجائے اُلجھا دیتا ہے۔

اِیمان کا رویہ کہتا ہے کہ میں اپنی فکریں اُس پر ڈال دوں گا/گی کیونکہ اس کو میری فکر ہے۔ (۱پطرس ۵:۷) میں بیان ہے کہ مجھے سارے حالات کو سمجھنے اور جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کو جو سب کچھ جانتا ہے جان کر مطمئین ہوں! (مصنف کا ترجمہ)۔ اپنا وقت اس کو جاننے میں گزاریں؛ وہ کیا کر رہا ہے اس کو سمجھنے میں نہیں۔

اِیمان کے رویہ میں مستقبل کے بارے میں فکر مندی، اضطراب اور پریشانی شامل نہیں ہے کیونکہ ایمان یہ جانتا ہے کہ اسے جہاں بھی جانا ہو گا، چاہے وہ مستقبل کے انجان راستے ہی کیوں نہ ہوں، خداوند یسوع مسیح ان راستوں پر پہلے جا چکے ہیں۔ یاد رکھیں یہ وہی ہے جو تھا جو ہے اور جو آنے والا ہے۔ وہ زمین کی بنیاد پڑنے سے پہلے موجود تھا۔ وہ تخلیق کے کام میں شامل ہے۔ وہ آپ کو آپ کی پیدائش سے پیشتر جانتا ہے۔ اس نے آپ کو آپ کی ماں کے پیٹ ہی میں شکل دی۔ نہ صرف وہ ابتدا ہی سے موجود تھا بلکہ وہ خود ابتدا یعنی الفا ہے۔

اختتام کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا وہ کام شروع کرنے کے بعد اُسے ترک کر دیتا ہے؟ نہیں ایسا نہیں ہے؟ وہ جس کام کو شروع کرتا ہے اسے پورا بھی کرے گا۔ (عبرانیوں ۱۲:۲؛ فلپیوں ۱:۶)۔ آخر میں وہ موجود ہو گا۔ وہی انتہا ہے یعنی اومیگا۔ مجھے یہ بات اس طرح سے بیان کرنا اچھا لگتا ہے کہ ”وہ نہ صرف الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا ہے بلکہ اس کے بیچ میں جو کچھ ہے وہ بھی وہی ہے۔“

تصور کریں کہ خداوند یسوع تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرا رہے تو میرے پاس

بہت سا وقت موجود ہو گا اور آپ کے پاس بھی۔ مجھے یہ جان کر بہت اطمینان ہو گا کہ جو کچھ میرے لئے کل ہونے والا ہے وہ مجھے اور اس کو اپنی ہتھیلی میں تھامے ہوئے ہے۔ (یسعیاہ ۴۹:۱۶)

ایمان کا رویہ ہر روز زندہ رہتا ہے۔

4

فضل ہر روز

ضرورت کے مطابق ملتا ہے

دلائل یا تو ہمیں ماضی میں قید رکھتے ہیں یا ہمیں مستقبل میں دھکیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھیں بائبل مُقدس بیان کرتی ہے کہ ''اب ایمان'' (عبرانیوں ۱:۱۱) اگر آپ ماضی میں رہنے کی کوشش کریں گے تو زندگی دشوار ہو جائے گی کیونکہ اُس نے اپنے بارے میں یہ نہیں کہا کہ میں ''عظیم ماضی ہوں''۔ اور اگر آپ مستقبل میں رہنے کی کوشش کریں گے یا مستقبل کی منصوبہ بندی میں

لگے رہیں گے تو بھی زندگی مشکل ہو جائے گی۔ کیونکہ اُس نے اپنے بارے میں یہ بھی نہیں کہ وہ "عظیم مستقبل ہے"لیکن اگر آپ حال میں زندگی گزاریں گے جس میں آپ موجود ہیں تو زندگی بہت آسان ہو جائے گی۔ کیونکہ اُس نے یہ ضرور کہا کہ "میں ہوں"(خروج ۳: ۱۴)۔ اب ایمان۔

اُس نے طوفان میں پھنسے ہوئے شاگردوں سے کہا"ڈرتے کیوں ہو؟ خاطر جمع رکھو، میں ہوں"(متی ۱۴: ۲۷؛ مصنف کا ترجمہ)۔ کیا آپ سمجھ گئے، یسوع نے کہا "میں ہوں" تمہارے لئے اِس وقت یہاں موجود ہوں اور جب "میں ہوں" تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ حال میں زندگی بسر کریں! گزرے ہوئے کل اور مستقبل کے بارے میں فکر کرنا آج کی خوشی کو چھین لے گا۔ آپ کو آج کے دن کے لئے فضل دیا گیا ہے۔ مستقبل کے لئے فضل آنے والے کل سے پہلے نہیں ملے گا اور گزرے ہوئے کل کا تمام فضل استعمال ہو چکا ہے۔ فضل پاک روح کی قوت، ایک توفیق اور خوشنودی ہے تا کہ جو کام کرنا ضروری ہے اس کے لئے آپ کو مدد فراہم ہو۔ لیکن ہمیں ذخیرہ کرنے کے لئے وقت سے پہلے فضل نہیں مل سکتا۔

بنی اسرائیل کے بیابانی سفر کو یاد کریں! خدا ہر روز ان کو مافوق الفطرت طریقے سے آسمان سے خوراک کی بارش سے آسودہ کرتا تھا۔ وہ اُسے ''من'' کہتے تھے۔ ہماری طرح وہ بھی اس بات کی یقین دہانی کرنا چاہتے تھے کہ آج کے ساتھ ساتھ ان کے پاس آنے والے کل کے لئے کافی کھانا موجود ہے۔ وہ کل کا بندوبست کر لینا چاہتے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا اگلی صبح معجزہ دکھانا بھول جائے۔ لیکن خُدا نے انہیں سبت کے علاوہ کسی بھی دن ضرورت سے زیادہ کھانا جمع کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اور اگر وہ کسی دن ضرورت سے زیادہ جمع کر لیتے تھے تو وہ خراب ہو جاتا تھا۔

تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر غور کریں۔ یہ ایک زبردست مثال ہے جس کا اطلاق ہم اپنی زندگیوں میں کر سکتے ہیں۔ جب آپ دلائل بازی، اضطراب اور پریشانی میں مبتلا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کل کے لئے من جمع کرنے میں مصروف ہیں؟ آپ کا آسمانی باپ چاہتا ہے کہ آپ کل کے لئے اس پر بھروسہ کریں۔ امثال ۳:۵ (اے ایم پی) میں بیان ہے کہ اپنے سارے دل (خیالات) سے خُداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔

ایک بار میں نے یہ کہانی پڑھی۔ دو اشخاص خُداوند یسوع کی گواہی دینے کے سبب سے قید میں تھے۔ اگلی صبح ان کو جلایا جانے والا تھا۔ ان میں سے ایک بزرگ اِیماندار تھا جو خُدا کے ساتھ چلنے کا کافی تجربہ رکھتا تھا دوسرا ایک نوجوان تھا جو خُداوند سے بے حد محبت کرتا تھا لیکن خدا کی راہوں میں زیادہ تجربہ کار نہیں تھا۔

جب رات ہونے لگی تو اس نوجوان شخص نے ماچس کے ذریعے موم بتی جلانے کی کوشش کی۔ اس دوران اس کی اُنگلی جل گئی۔ وہ بہت پریشان ہونے لگا اور چلا کر کہنے لگا کہ ''اگر اُنگلی جل جانے سے اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو میں لکڑی کی سولی پر جل جانا کبھی بھی برداشت نہ کرپاؤں گا۔'' بزرگ اِیماندار نے اس کو ان الفاظ میں تسلّی دی کہ ''بیٹا خُدا نے تمہیں اپنی انگلی جلانے کے لئے نہیں کہا اس لئے اس نے اس کام کے لئے تمہیں فضل بھی نہیں دیا۔ اس نے تمہیں اپنی زندگی کی قربانی دینے کے لئے مقرر کیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ جب صبح وقت آئے گا تو تمہیں اُس کے لئے فضل بھی مل جائے گا۔''

غور کریں کہ وہ بزرگ جو کہ سالوں سے خُدا کے ساتھ وفاداری سے چل رہا تھا

ایک تجربہ کار اِیماندار تھا وہ جانتا تھا کہ جب صبح ہو گی خدا کا فضل ان کو مل جائے گا۔ اس لئے وہ اس وقت مطمیئن تھا۔ کیونکہ اس کا ایمان تھا کہ کل ان کو توفیق (فضل) مل جائے گا۔

اس مثال سے آپ سیکھ سکتے ہیں کہ ایمان ہمیں ''دلائل'' سے چھٹکارا بخشتا ہے۔ ایمان کے وسیلہ سے ہمیں مستقبل کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایمان آرام بخشتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ

کل کا من کل فراہم کیا جائے گا۔ میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہوں آج کا دن ماضی کی پریشانیوں اور مستقبل کی فکر (دلائل) کرنے میں ضائع نہ کردیں۔

ایک بار میں نے کہیں یوں پڑھا کہ گزرا ہوا کل منسوخ شدہ چیک کی مانند ہے، آنے والا کل وعدہ کیا ہوا نوٹ ہے، آج کا دن ہی کیش کی مانند ہے۔ اس لئے اس کو حکمت کے ساتھ استعمال کریں!

5

کاش کہ

پولس رسول فلپیوں میں یہ سکھاتا ہے کہ ہمیں پیچھے کی چیزوں کو چھوڑ کر آگے کی طرف بڑھنا ہے۔ (فلپیوں ۳: ۱۳)۔ ہم ماضی سے کس طرح چمٹے رہتے ہیں؟ کسی اور ذریعے سے نہیں بلکہ اپنے خیالوں کے ذریعے سے! میرا ایمان ہے کہ ہم ذہنی طور پر اپنے ماضی ہی میں گھومتے رہتے ہیں جب کہ ہمیں اپنی قوت آج پر خرچ کرنی چاہیے۔

کیا آپ ماضی کی غلطیاں بار بار دہراتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ "میں نے ایسا کیوں کیا؟ اور پچھتاتے ہیں کہ کاش میں نے یہ نہ کہا ہوتا یا وہ نہ کیا ہوتا؟" یا "اگر میں نے فلاں کام ایسے کیا ہوتا"، لیکن جب ہمیں "کاش کہ" کا استعمال کیا ہوتا

ہے تو ہمیں ایسی باتوں سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

ہو سکتا ہے کہ آپ سوچتے ہوں کہ میں نے تو سب کچھ ٹھیک کیا تھا تو بھی حالات بگڑ ہی گئے۔ آپ حیران ہو کر کہتے ہیں کہ "حالات ایسے کیوں ہو گئے؟" "کیوں خدا کیوں؟ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا؟ میں سارے معاملات کو سمجھنا چاہتا/چاہتی ہوں۔ میں ان معاملات کو سمجھے بغیر نہیں رہ سکتا/سکتی! اوہ، میں بہت اُلجھ گیا/گئی ہوں!"

کیا آپ کی سوچ بھی ایسی ہی ہے؟ تو میں بڑی دلیری اور صاف الفاظ میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ آپ خود کو اذیت دے رہے ہیں! میں نے بھی کئی سال اِسی طرح گزار دیئے۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا! میرے ماضی میں پہلے اور اب بھی بہت سے ایسی باتیں ہیں جو نہ تو مجھے اس وقت سمجھ میں آتی تھیں اور نہ ہی اب سمجھ میں آتی ہیں۔ خدا کا شُکر ہو کہ اس نے یہ بات مجھے سمجھادی کہ مجھے ان چیزوں کو جو پیچھے رہ گئی ہیں چھوڑ کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھنا ہے۔ اب میں بڑے اطمینان سے لطف اندوز ہوتی ہوں۔

یسعیاہ۲۶: ۳ میں خدا کا کلام فرماتا ہے کہ خدا اسے "جس کا دل قائم ہے سلامت رکھے گا کیونکہ اس کا توکل اس پر ہے۔" یہاں وہ یہ نہیں کہتا کہ وہ جس کا ذہن ہر وقت دلائل بازی اور مسائل کے حل میں مصروف ہے اطمینان میں رہے گا۔

بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جو صریحاً ناانصافی اور زیادتی کے کام ہوتے ہیں۔ ماضی میں میرے ساتھ بہت سی ناانصافیاں ہوئیں جن کے سبب سے مجھے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا اور ان زخموں اور تکلیفوں سے رہائی پانے میں میرے کئی سال بیت گئے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہو۔

میں نے کئی سال خود ترسی اور بوجھ تلے میں گزار دیئے۔۔۔ کڑواہٹ اور جھنجھلاہٹ کے ساتھ، میں ہر وقت اُلجھن کا شکار رہتی تھی کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ کسی نے میری مدد کیوں نہیں کی؟

آخر کار میں نے یہ جان ہی لیا کہ میں خود کو پریشان کر رہی ہوں۔ میں اپنے ماضی کی باتوں کو سمجھنے کی خاطر اپنے حال کو ضائع کر رہی تھی۔ خُدا نے مجھے ایک دن کہا کہ "جوائیس تم یا تو خود ترس بن سکتی ہو یا زور آور، تمہیں کیا چاہیے؟"

دوسری طرف ہوسکتا ہے کہ آپ ماضی کی فتوحات کی خوشی منانے میں مصروف رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ اس سوچ میں پڑے رہتے ہیں کہ ماضی میں کن وجوہات کی بنا پر آپ کو کامیابی ملی تھی اور آپ وہی اقدام دوبارہ اُٹھانے کے خواہشمند رہتے ہیں۔ میں بھی اپنے ماضی کی کامیابیوں پر جھومتے رہنے کی عادی تھی۔ یہ عادت بھی آپ کو آگے بڑھنے سے روک سکتی ہے۔ ماضی تو ماضی ہے۔ چاہے آپ ماضی میں فتح سے ہمکنار ہوئے یا شکست سے تو بھی یہ ماضی ہی ہے اور وہ گزر چکا ہے۔ آج میں جئیں!

اچھی باتوں کو یاد کرنے میں کوئی خرابی نہیں ہے لیکن اگر ہم اپنے ماضی کی فتوحات ہی میں جیتے رہتے ہیں تو یہ ایک غلطی ہے اور بڑی غلطی ہے۔

اپنی زندگی کے ہر باب کے بعد اپنے پیچھے دروازہ کو بند کر دیں اوراس چیز کی جانب بڑھیں جو خدا نے آپ کے لئے رکھی ہوئی ہے (فلپیوں ۳:۱۳) اے ایم پی میں بیان ہے کہ "... جو چیزیں پیچھے رہ گئی ہیں ان کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہوا... جاتا ہوں"

جوائیس کی ایک تعلیمی کیسٹ بھی موجود ہے جس کا عنوان ہے

"خود ترسی کو چھوڑ دیں اور زور آور بن جائیں"

میں آپ کے لئے یہ بات دوبارہ دہرانا چاہتی ہوں کہ آپ ایسے سوالوں سے ہوشیار رہیں جن میں 'کاش کہ' کا استعمال ہوتا ہے۔ اگر کوئی برا واقعہ پیش آتا ہے تو ہم سوچتے ہیں کہ 'کاش کہ' میں نے یہ نہ کیا ہوتا۔ اگر کوئی اچھی بات ہوتی ہے تو ہم سوچتے ہیں 'کاش کہ' ایک بار اور ایسا ہو جائے۔

ماضی کو بھول جائیں! اس کے بارے میں دلائل بازی نہ کریں۔ آج ہی فیصلہ کریں کہ آپ آگے بڑھیں گے۔

6

اگر ایسا یا ویسا ہو جائے؟

ایک اور تیر (جس کا ذِکر افسیوں ۶:۱۶ میں "جلتے ہوئے تیر" کیا گیا ہے) جو ابلیس آپ کی طرف پھینکتا ہے وہ ہے خود ساختہ خوف یعنی "اگر ایسا ہو گیا تو"۔

اگر پیسے نہ آئے تو کیا ہو گا؟ اگر تم زخمی ہو گئے تو کیا ہو گا؟ اگر تم سخت بیمار ہو گئے تو کیا ہو گا؟ اگر تمہاری نوکری چلی گئی تو کیا ہو گا؟ اگر تمہیں ساری زندگی تنہا رہنا پڑا تو کیا ہو گا؟ یا اس کے بارے میں کیا خیال ہے، اگر خدا نے تم سے کلام نہ کیا تو کیا ہو گا؟ اگر تم سے کوئی غلطی ہو گئی تو کیا ہو گا؟ اگر تم ناکام ہو گئے تو کیا ہو گا؟ اگر فلاں شخص نے تمہارا مضحکہ اُڑایا تو کیا ہو گا؟ اگر تم رد کر دیئے گئے تو کیا ہو گا؟ اور یہ فہرست بڑھتی جاتی ہے۔ کیا آپ سوچ کے اس انداز سے واقف ہیں۔

اگر ایسا یا ویسا ہو جائے مسائل کا حل نکالنے کا ایک اور انداز ہے اور اس میں بھی ہم دلائل کو استعمال کرتے ہیں۔ جب ہمارے خیالات میں یہ آجاتا ہے کہ اگر ایسا ہوتا یا اگر ویسا ہو جاتا تو اس کے ساتھ ہی سوالوں کی ایک لمبی قطار شروع ہو جاتی ہے جو ایک سنگین تصویر پیش کرتی ہے۔ اگر کے ساتھ کئے گئے سوالات ہمیں مستقبل میں لے جاتے ہیں اور ہمیں ایسی باتوں کے خوف میں مبتلا کر دیتے ہیں جو ابھی وقوع پذیر بھی نہیں ہوئی ہوتیں اور شاید کبھی ہوں گی بھی نہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ہمارے خوف کی بدولت وہ حقیقت کا روپ دھار لیں۔

اگر کے ساتھ کئے گئے سوالات ہمیں اُسی طرح اُلجھن میں ڈال دیتے ہیں جس طرح کاش کہ والے سوالات۔ یہ دونوں اس قسم کے خیالات ہیں جن میں ہمیں پھنسنا نہیں چاہیے۔ بلاشبہ یہ دونوں ۲ کر نتھیوں ۱۰ میں شامل ہیں اور "تصورات اور خیالات" کے زمرے میں آتے ہیں ان سب کو ہمیں ڈھا دینے کی ضرورت ہے۔

میں ایک عملی مثال کے ذریعے آپ کو یہ بات سمجھاتی ہوں۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ہمیں اپنی منسٹری کے لئے ایک عمارت کی ضرورت تھی جس میں ہم اپنی ہفتہ وار

عبادت کا انعقاد کر سکیں۔ جس عمارت میں ہم پانچ سال سے عبادت کر رہے تھے اس میں تقریباً دو سال سے توڑ پھوڑ کا کام جاری تھا اور اُس کی جگہ ایک شاپنگ پلازہ تعمیر ہونے والا تھا۔ ہم ایک ایسی جگہ کی تلاش میں تھے جہاں ہمارے آفسز، ہفتہ وار عبادات، نرسری، بچوں کے سنڈے سکول کے لئے کافی جگہ ہو تا کہ مل کر وہاں مسیح میں ترقی کر سکیں۔ وہاں ہمیں 300 گاڑیوں کے لئے پارکنگ کی جگہ بھی درکار تھی۔

عین ممکن ہے کہ آپ میں سے کوئی یہ سوچ رہا ہوں کہ ایسی جگہ تلاش کرنا تو کوئی مشکل بات نہیں ہے لیکن جیسا آپ سوچ رہے ہیں یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔ ہم دو سال سے ایسی جگہ کی تلاش میں تھے۔ ہم بہت ساری جگہوں کی چھان بین کر چکے تھے۔ اور اب ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ہم بند گلی میں کھڑے ہیں۔

ابلیس نے جلتے ہوئے تیر پھینکنا شروع کر دیئے جیسا کہ "اگر دو سال اور گزر گئے اور پھر بھی تمہیں جگہ نہ ملی تو؟" یا ایک اور جلتا ہوا تیر جو اس پیغام کے ساتھ پہنچا کہ "اگر تم نے فلاں سستی جگہ خرید لی ہوتی تو تمہیں ان حالات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ ہو سکتا ہے کہ تم نے خدا کی آواز پہچاننے میں غلطی کی ہو؟ یا یہ کہ اگر تمہیں اس کام کا

زیادہ تجربہ ہوتا تو تمہیں پتہ ہوتا کہ کیا کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں جگہ/جائداد مل جائے لیکن اس میں رہنے کا پرمٹ نہ ملے، اگر ایسا ہو گیا تو؟ اگر تم کوئی جگہ زیادہ قیمت دے کر خرید لو اور بعد میں تمہیں کوئی بہتر جگہ اچھے دام میں مل گئی تو؟"

میں اکثر خدا کا شکر کرتی ہوں کہ اس عمارت کی خرید و فروخت سے پہلے ہی مجھے دلائل بازی کے بندھن سے رہائی مل چکی تھی۔ اگر کچھ سال پہلے ایسے حالات ہوتے تو یقیناً میں معاملات کو خود سے حل کرنے کی کوشش میں خود کو دُکھ، اُلجھن اور خوف میں ڈال چکی ہوتی۔

اب میں خُدا پر ایمان رکھتی ہوں کہ ہمارے قدم خدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں (زبور ۳۷:۲۳) ہم دُعا کر رہے اور خدا پر بھروسہ رکھے ہوئے تھے اور ہم اس کی مرضی چاہتے تھے۔ اس لئے وہ ہمیں صیح وقت پر صیح جگہ پر لے جائے گا۔ عموماً خدا جلدی نہیں کرتا لیکن وہ کبھی دیر بھی نہیں کرتا۔ ماضی میں ہم نے بہت سی جگہوں کو خریدنے کی بارہا کوشش کی لیکن کام نہ بن سکا۔ بہر حال صیح وقت پر خدا نے ہمیں کرائے پر ایک جگہ مہیا کر دی اور اسی طرح وہ ہر قدم پر ہماری رہنمائی کرے گا اور

ہمیں مہیا کرے گا۔

اب جب کہ میں بہت سے سودوں پر غور کرتی ہوں تو مجھے معلوم ہے کہ وہ ٹھیک کیوں نہیں تھے۔ لیکن اُس وقت ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جتنا زیادہ میں جگہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہوں اُتنا ہی کچھ بھی بن نہیں پڑ رہا۔ اگر ہم خدا کے وقت سے باہر رہ کر کچھ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو کچھ بھی نہیں ہو گا۔

خدا جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ ہر چیز اس کے اختیار میں ہے۔ میں یہ جان کر پُرسکون ہوں کہ اگرچہ میں نہیں جانتی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے لیکن میں اس کو جانتی ہوں جو سب چیزوں سے واقف ہے۔

آپ کا کیا حال ہے؟ کیا آپ یسوع کو جانتے ہیں؟ تو پھر آپ ہر جاہ موجود، قادرِ مطلق اور ہر چیز سے واقف خدا کو بھی جانتے ہوں گے۔۔۔۔ جو سب کچھ کرنے پر قادر ہے، سب کچھ جانتا اور ہر جاہ موجود ہے۔

تسلی رکھیں! عین ممکن ہے کہ آپ بہت سوچنے کے بعد جب کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں اور سوچیں کہ آخر کار آپ نے حل تلاش کر ہی لیا ہے اُس وقت اچانک خدا

اپنے کام سے آپ کو حیران کر دے تو وہ سارا وقت جو آپ نے سوچنے میں گزار دیا ضائع ہو جائے گا۔ کیا آپ نے سوچ بچار اور اُلجھن میں بہت سا وقت ضائع تو نہیں کر دیا۔

میں آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتی ہوں: کیوں نہ آپ تسلی رکھیں اور خُدا ہی کو خُدا کا کام کرنے دیں!

7

اپنی سوچ کی پیروی میں نہ چلیں

میں دُعا کر رہی تھی کہ میری زندگی میں امتیاز کی نعمت بڑے پیمانے پر کام کرے۔ دراصل میں بہت عرصے سے اِس بات کے لئے دُعا کر رہی تھی پھر پاک روح نے مجھ سے کہا کہ "جائیں تم اُس وقت تک امیتاز کی نعمت استعمال نہیں کر سکتیں جب تک تم دلائل کو چھوڑ نہیں دیتیں"

پہلا کرنتھیوں ۲: ۱۴۔ ۱۶ میں صاف طور سے بیان ہے کہ جسمانی آدمی روحانی آدمی کو سمجھ نہیں سکتا۔ خُداوند نے مجھے سمجھانے کے لئے اس صحیفہ کو استعمال کیا ۔ اگر میری روح میں امتیاز کی نعمت کام شروع کرے اور میرا ذہن دلائل میں لگا

رہے تو میں کبھی بھی اس میں ترقی نہ کرپاؤں گی، کیوں؟ کیونکہ ا کرنتھیوں ۲: ۱۴ میں بیان ہے کہ نفسانی آدمی روحانی باتوں کو نہیں سمجھتا کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ جو باتیں آپ کی روح جانتی ہے آپ کا ذہن نہیں جانتا۔

اگر آپ نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور خُدا کے فرزند ہیں تو پاک روح آپ کی انسانی روح میں بسا ہوا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ پاک روح ہمیں بہت سی باتیں بتانے کی کوشش کرتا ہے جو ہم رد کر دیتے ہیں کیونکہ ہم جسم میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

میں آپ کو ایک مثال دوں گی، ایک صبح میں اپنی ہفتہ وار عبادت بنام "کلام میں زندگی"، میں جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی تو میں نے ایک خاتون کے بارے میں سوچنا شروع کیا جو اس مخصوص عبادت میں مدد گار کے فرائض انجام دیتی تھی اور میں نے سوچا کہ وہ کس قدر وفادار ہے۔ میرے دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی کہ میں اس کے لئے باعثِ برکت بنوں اور اس کے لئے کچھ کروں۔

میں نے خُداوند سے پوچھا کہ "خداوند میں روت این کے لئے کیا کروں؟"، میں

نے محسوس کیا یا آپ یہ کہہ لیں کہ مجھے معلوم تھا کہ مجھے میری الماری میں موجود سرخ رنگ کا جوڑا اُسے دے دینا چاہیے۔ یہ لباس میں نے تین ماہ پہلے ہی خریدا تھا۔ اور اگر چہ یہ مجھے بہت پسند تھا تو بھی میں نے جب بھی اُسے پہننا چاہا میرے اندر اس کو پہننے کی خواہش پیدا نہ ہوئی۔ یہ ابھی تک میری الماری میں پلاسٹک کے تھیلے میں لٹکا ہوا تھا اور اس پر تمام ٹیگ موجود تھے جن پر قیمت وغیرہ درج تھی۔ روت این کی جسامت مجھ سے کچھ زیادہ تھی اور دلچسپ بات یہ تھی کہ میں نے یہ لباس بڑے سائز میں خریدا تھا کیونکہ اس وقت دکان پر میرے سائز کا لباس موجود نہیں تھا۔ اور میں نے یہ بڑے سائز میں اس لئے بھی خرید لیا چونکہ اس کا سٹائل کچھ اس طرح سے تھا کہ میرے اسے پہننے پر کسی کو پتہ نہ چلتا کہ وہ بڑے سائز کا ہے۔

بہر حال جب وہ لباس دینے کی شدید خواہش میرے اندر پیدا ہوئی تو میرے ذہن نے مجھ سے کہا "لیکن خُداوند یہ تو نیا لباس ہے" غور کریں کہ میرے دماغی خیالات یعنی میرا نفسانی انسان کس طرح سے روح کے ساتھ بحث کر رہا تھا۔ پھر میں نے کہا کہ "مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے یہ نہیں کہہ رہے کہ میں یہ نیا لباس

دے دوں"۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر میں نے خُدا کے کردار، اُس کی فراخدلی اور اُس کی اچھائی کے بارے میں سوچا ہوتا تو میں جان جاتی کہ خُدا مجھے استعمال شدہ لباس کی بجائے نیا لباس دینے کے لئے ہی کہہ رہا ہے۔

داؤد بادشاہ نے ۲ سموئیل ۲۴:۲۴ میں ہیکل کی عمارت کی تعمیر کے بارے میں کہا کہ "... میں خُداوند اپنے خدا کے حضور ایسی سوختنی قربانیاں نہیں گذرانوں گا جن پر میرا کچھ خرچ نہ ہوا ہو۔ "غور کریں کہ ہمارے بدن کو ایسی چیز خیرات کرنے سے تکلیف نہیں ہوتی جو ہمارے لئے بے معنی ہے۔ جب کہ نئے سرخ لباس کی کہانی مختلف ہے۔ اُسے دینے کے لئے مجھے قربانی دینی پڑتی۔

میری آخری دلیل بہت ہی دلچسپ تھی۔ میں نے کہا "خُداوند میں نے یہ سرخ اور چمکدار جھمکے بھی لئے ہیں تاکہ اس لباس کے ساتھ پہن سکوں۔" ایسا کہتے ہوئے میرا لہجہ خاصا اُداسی اور خود ترسی والا تھا۔ میرا خیال ہے میں یہ اُمید کر رہی تھی کہ خُدا کو میرے بارے میں بُرا محسوس ہو گا۔ میری پہلی دو باتوں کا جواب تو خُداوند کی مکمل خاموشی تھی اور تیسری بات جو جھمکوں کے بارے میں تھی اس نے مجھے بتا دیا کہ اگر

ان کے بغیر میرے لئے لباس دینا مشکل ہے تو میں وہ جھمکے بھی دے سکتی ہوں۔

خدا ہم سے بحث نہیں کرتا وہ خواہش، ہماری روح کو ابھارنے کے وسیلہ سے، ایک ہلکی، دبی ہوئی آواز کے ذریعے، کبھی کبھار صاف واضح آواز میں یا کسی آیت کے وسیلے سے ہمیں آگاہ کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ خدا ہمیں کبھی بھی ایسا کام کرنے کے لئے نہیں کہے گا جو اس کی مرضی کے خلاف ہے اور اس کی مرضی اس کا کلام ہے۔ اس کے علاوہ مختلف آوازوں کے بہکاوے میں آنے سے ہوشیار رہیں۔ ہمارے ارد گرد بہت سی آوازیں ہیں۔ اس بات کی یقین دہائی کرلیں کہ آپ کی روح پاک روح کے ساتھ مل کر گواہی دے۔

میری روح نے یہ گواہی دی کہ میں وہ لباس روت این کو دے دوں، لیکن میرا بدن ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے میں خدا کو مختلف حیلے اور بہانے بتاتی رہی کہ ایسا کرنا کیوں سمجھ سے باہر ہے۔ لیکن خدا نے مجھ سے بحث نہیں کی۔ اس نے جو کہنا تھا اس نے فرمادیا۔ اگر آپ کو یاد ہو کہ اس ساری کہانی کا آغاز کہاں سے ہوا تھا کہ میں روت این کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ میرے لئے کس قدر باعثِ برکت تھی

اور میں نے خُدا سے پوچھا تھا کہ میں اس کے لئے کیا کروں۔ اس نے مجھے بتا دیا لیکن میرے ذہن نے اس بات کو پسند نہیں کیا اگر چہ میری روح جان گئی تھی کہ یہی کرنا صیح ہے۔ اب فیصلہ کرنا میرا کام تھا۔

بہر حال میں نے اس فیصلہ کو التوا میں ڈال دیا۔ عموماً ہم نافرمان کہلانے کی بجائے خدا کی فرمانبرداری کو التوا میں ڈال دیتے ہیں۔ دراصل بد تمیزی بھی نافرمانی ہی ہوتی ہے۔ اچھی نیت نافرمانی نہیں ہوتی۔ وہ اقدام جو خدا کے کلام کے مطابق اُٹھائے جاتے ہیں فرمانبرداری ہوتے ہیں۔

کچھ ہفتے گزر گئے اور میں اس سارے واقع کے بارے میں بھول گئی، لیکن خدا نہیں بھولا۔ میں روت این کے لئے دُعا کر رہی تھی اور میں نے یہی ساری بات دوبارہ دہرائی اور خداوند سے پوچھا کہ ”میں کس طرح سے روت کے لئے باعثِ برکت بن سکتی ہوں؟“ ایک بار پھر وہی بات۔ وہی سرخ جوڑا میرے سامنے آ گیا۔ آخر کار میں نے جان اور مان لیا کہ میں نافرمانی کر رہی ہوں اور میں نے وہ سرخ جوڑا اسے دے دیا۔

دراصل جب میں نے فیصلہ کرلیا اور اس کو وہ سرخ لباس دے دیا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ تو میں نے اسی کے لئے خریدا تھا اسی لئے تو وہ میری الماری میں تین ماہ تک لٹکا رہا اور وہ بالکل نیا تھا یہاں تک کہ میں نے کبھی اسے پلاسٹک کے بیگ میں سے نکالا ہی نہیں تھا۔ اور بلاشبہ خداوند وقت سے پہلے ہی ان تمام باتوں سے واقف تھا لیکن ہم فرمانبرداری کے وسیلہ سے کام کو مکمل کرسکتے ہیں۔ یہ ساری خرابی اس نفسانی انسان کے باعث پیدا ہوئی جس کا ذکر ا کرنتھیوں ۲ باب میں کیا گیا ہے جو روحانی انسان کو نہیں سمجھ سکتا۔

نفسانی انسان کہتا ہے کہ "کیوں اَے خُدا کیوں؟" "تو مجھ سے قربانی کیوں مانگتا ہے؟ یہ آسانی سے کیوں نہیں ہوسکتا؟ یہ کام اتنا مشکل کیوں ہے؟" رومیوں ۸: ۶ میں بیان ہے کہ پاک روح کے بغیر جسمانی نیت احساس اور دلائل ہیں۔ اس میں اس خیال کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ ہمارا اطمینان چراتی ہے۔

ہوسکتا ہے کہ آپ اس کتاب کے اصل مقصد کو بھول گئے ہوں میں آپ کو یاد کروانا چاہتی ہوں کہ میں یہ سمجھانے کی کوشش میں ہوں کہ جب ہم کہتے ہیں

''کیوں خدایا کیوں؟'' تو اس سے اُلجھن پیدا ہوتی ہے اور یہ ہمارا اطمینان اور پھر آخر کار ہماری خوشی کو چرا لیتا ہے۔

کیا آپ اپنی زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں؟ تو پھر دلائل کو ترک کر دیں!

8

دلائل سے فریب پیدا ہوتا ہے

آج کے دور میں فریب سے بچنے کی ایک ہی اُمید ہے اور وہ ہے پاک روح میں چلنا۔۔۔ جسم کی نہیں بلکہ پاک روح کی رہنمائی میں رہنا۔ ابلیس نفسانی مسیحوں کی تلاش میں ہے جو اپنی سوچ کے مطابق چلتے ہیں، خدا کے کلام اور روح کے مطابق نہیں بلکہ اپنے جذبات اور مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ ہم اپنے احساسات کے مطابق عملی قدم نہیں اُٹھاتے۔ ضرور ہے کہ ہم خدا کی بادشاہت اور اپنی محفاظت کی خاطر ایسے اقدامات اُٹھائیں جو روح کی رہنمائی میں ہوں۔

ذہن ہر چیز کو اپنے اندر سمونا چاہتا ہے۔ یہ ایسی جگہ تلاش کرنا چاہتا ہے جہاں

کسی بات کو رکھ کر اس پر سوچ بچار کرے اور اُس کو سمجھ سکے۔ ہمیں وہ سوال پسند نہیں جن کے جواب ہمیں معلوم نہ ہوں۔ ہمارے بدن کو مصلوب کرنے کے لئے پاک روح اِسی ہتھیار کا استعمال کرتا ہے یعنی ایسے سوال جن کا کوئی جواب نہ ہو۔ جب ہمیں جواب پتہ نہیں ہوتا اس وقت یا تو ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں یا فکر کر کے خود اس کا جواب تلاش کرتے ہیں۔

جب خُداوند یسوع مسیح کسی کو نجات بخشتا ہے تو پاک روح کا کام یہ ہے کہ وہ اُس ایماندار کی مدد کرے تا کہ وہ بالغ ہو جائے۔ وہ اِیماندار بالغ مسیحی ہے جو اس وقت بھی خدا باپ پر ایمان رکھتا ہے جب حالات اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں۔ اسی لئے خدا ہمیں ہمیشہ ہمارے سوالوں کے جواب نہیں دیتا کیونکہ وہ ہماری تربیت کرتا ہے تا کہ ہم ایمان میں مضبوط ہوں۔ بہر حال آپ کو یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ آپ کا ذہن خدا کے سارے منصوبے کے بالکل برخلاف ہے اگر ہمارا ذہن نیا ہو کر روحانی طرز پر سوچنا سیکھ نہ لے اس وقت تک یہ نفسانی اور جسم کا حصہ رہتا ہے۔

رومیوں ۸ باب میں روحانی اور جسمانی سوچ کا ذکر کیا گیا ہے۔ گلتیوں ۱۷:۵

(اے ایم پی) میں بیان کیا گیا ہے کہ بدن روح کے خلاف ہے اور روح بدن کے۔ اور یہ مسلسل ایک دوسرے کے خلاف کھڑے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں۔

اس باب کے شروع میں ہم نے جس خیال کا ذکر کیا تھا ہم اس اصل بات کی طرف واپس توجہ کریں گے۔ جسمانی سوچ یہ ہے کہ ہر بات کو کسی ایسی جگہ پر رکھا جائے جہاں یہ اس وقت تک محفوظ رہے جب تک ہمیں یہ پورے طور پر سمجھ میں نہ آجائے اور ہمارے اندر اس کو نہ جاننے کی تشنگی باقی نہ رہے۔

ایک زمانے میں ہمارے آفس میں خطوط کے لئے میل باکس کی ایک لمبی قطار بنی ہوئی تھی۔ ہر خانے پر کام کرنے والے کا نام درج تھا۔ جب میں کسی کو کوئی خاص پیغام یا ہدایت دینا چاہتی تھی تو میں اس کام کرنے والے کے میل باکس میں ایک پرچی ڈال دیتی تھی۔ کبھی کبھار جب کوئی میری ہدایت کے مطابق کام نہیں کرتا اور میں تفتیش کرتی تھی کہ ایسا کیوں ہوا تو پتہ چلتا تھا کہ میں نے ہی وہ پرچی غلط میل باکس میں ڈال دی تھی اور بعض اوقات تو میں پیغام کی پرچی کسی ایسے خانے میں ڈال

دیتی تھی جس پر کسی کا نام درج ہی نہیں ہوتا تھا۔

خُداوند نے اُن میل باکس کے خانوں کو استعمال کیا تاکہ مجھے یہ بات جو میں آپ کو سکھانے کی کوشش کر رہی ہوں سکھائے۔ جس طرح میں آفس میں پرچی غلط میل باکس میں رکھ دیتی تھی اِسی طرح میں اپنے ذہن کے غلط خانوں میں بہت سی چیزیں رکھ دیتی ہوں۔ میں ہر وقت اپنی سوچ کے کسی نہ کسی خانے میں کچھ رکھنا چاہتی تھی تاکہ ہر بات اور حالت میرے سامنے واضح اور صاف رہے اور مجھے خُداوند پر بھروسہ رکھنے میں مشکل پیش نہ آئے۔ ' دلائل ' میرے لئے ایک بڑا مسئلہ تھا۔ میں اکثر پوچھتی تھی کہ ' کیوں اَے خدا کیوں؟ ' اِسی لئے میں اکثر اطمینان اور خوشی کی کمی، پریشانی، اور فکر کا شکار رہتی تھی۔

خُداوند نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں بعض اوقات خود کو دھوکہ بھی دیتی ہوں کیونکہ کبھی کبھار میں سوچتی تھی کہ آخر کار میں نے فلاں مسئلے کا حل نکال ہی لیا اس لئے اب مجھے کوئی عملی قدم اٹھانا / نہیں اُٹھانا چاہیے اور بعد میں کام بگڑ جانے پر مجھے پتہ چلتا تھا کہ میں تو اس کو اپنی سوچ کے غلط خانے میں رکھ بیٹھی تھی۔

خُداوند نے امثال ۳:۷(اے ایم پی۔)کو استعمال کیا تا کہ میں اس بات کو سمجھ سکوں 'تو اپنی ہی نگاہ میں دانشمند نہ بن"۔ خُداوند نے مجھے بتایا کہ جتنا میں اپنے آپ کو سمجھتی ہوں اس سے آدھی سمجھداری بھی میرے اندر نہیں ہے۔ میں ذہنی حکمت کی بات نہیں کر رہی۔ میں اس خیال کی بات کر رہی ہوں جو ہم اپنے بارے میں رکھتے ہیں۔۔۔ کہ ہم نے ہر مسئلہ کا حل نکال لیا ہے۔

امثال ۳:۵،۶(اے ایم پی) میں بیان ہے کہ:

"سارے دل سے خُداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا۔"

جب خُدا ہر چیز کو واضح کرتا ہے تو آپ کو کوئی پریشانی اور شک نہیں رہتا، لیکن اگر آپ وجوہات کی تلاش کرنا اور مسئلوں کا حل نکالنا شروع کر دیں گے تو آپ چکرا جائیں گے اور کبھی سچائی کو جان نہ پائیں گے۔ آیت ۷ میں بیان ہے کہ "تو اپنی ہی نگاہ میں دانشمند نہ بن۔"

یہاں کسی بھی قسم کے حالات کا سامنا کرنے کے دو طریقے بتائے گئے ہیں: ایک

درست ہے اور دوسرا نہیں ہے؛ ایک روحانی ہے اور دوسرا جسمانی۔ فرض کریں کہ کوئی میری شخصی زندگی کے لئے نبوت کرتا ہے جو مجھے سمجھ نہیں آتی یا فرض کریں کہ مجھے کوئی روحانی خواب نظر آتا ہے۔ میں آسمانی باپ سے دُعا کر سکتی ہوں کہ "اَے باپ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں لیکن میں اِس کو سمجھنا چاہتی ہوں اس لئے میں دُعا کرتی ہوں کہ مجھے مکاشفہ بخش دے۔ مجھے سمجھ عطا کر۔"

پھر میں اس بات کو الماری میں رکھ دیتی ہو۔ دوسرے الفاظ میں اس بات کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیتی ہو۔ میں اُسے خُدا کے ہاتھوں میں دے دیتی ہوں۔ وہ اگر چاہے گا یا جب بھی چاہے گا اس بات کو وہاں سے نکال کر میرے سامنے لے آئے گا۔ یوحنا ۱۴:۲۶ میں بیان ہے کہ پاک روح ہمیں باتیں یاد دلاتا ہے۔ وہ مکاشفہ کے ذریعے مجھے وہ باتیں جاننے میں مدد کرے گا جو میں خود سے کبھی بھی سمجھ نہیں سکتی۔

دوسرا طریقہ جس کے ذریعے میں اِس بات کو سمجھ سکتی ہوں وہ یہ ہے کہ کوئی خواب یا رویا جو مجھے سمجھ نہ آئے اس کو سمجھنے کی میں بے حد کوشش کروں۔ میں بہت سے لوگوں سے اس کے بارے میں بات کر کے ان کی رائے لے سکتی ہوں

تاکہ اس کو سمجھ سکوں۔ یہاں یہ بات بھی کہنا چاہتی ہوں کہ مختلف لوگوں کی رائے بالکل مختلف ہوگی جس سے میری اُلجھن میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ اور جب اپنی سمجھ کے مطابق کوئی بات جان جاتی ہوں تو پھر کوئی عملی قدم اُٹھانا چاہتی ہوں۔ لیکن حقیقت میں اگر میں اپنی ذات کے ساتھ دیانتداری کروں تو مجھے کہنا پڑے گا کہ میرے اندر اطمینان نہیں ہوتا۔ جب میں اُس مخصوص خواب، نبوت یا رویا کو اپنی سمجھ کے مطابق جاننے کی کوشش کر کے کوئی عملی قدم اُٹھاتی ہوں تو آخر کار میں ایک بڑے مسئلے میں پھنس جاتی ہوں۔

یاد رکھیں کہ "دلائل" سے اُلجھن پیدا ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ہمیں مسائل کے تعلق سے سوچنا نہیں چاہیے بلکہ یہ کہ کسی بات کو سمجھنے کے لئے اس پر غور کرنے اور کسی بات کے بارے میں حد سے زیادہ سوچ کر اُلجھنے میں فرق ہے۔

جب آپ اُلجھن کا شکار ہو جاتے ہیں تو اِس کو خطرے کا اشارہ سمجھیں کیونکہ آپ حالات کا سامنا غلط طریقہ سے کر رہے ہیں۔

9

اُلجھن آپ کی شادمانی کو چُرا لے گی

اس آخری باب میں اس بات کو دھرانا چاہتی ہو کہ اُلجھن خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ پہلا کرنتھیو ۱۴:۳۳ میں بیان ہے کہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔ کلسیوں ۳:۱۵(اے ایم پی) میں بیان ہے کہ اطمینان کو ہمارے دلوں پر ''حکومت'' کرنی چاہیے کیونکہ یہی ہمارے فیصلے کرتا ہے۔ اطمینان ایمپائیر کی مانند ہے جو بتاتا ہے کہ کس کو رہنا ہے اور کس کو باہر جانا ہے۔

اُلجھن اطمینان کا بالکل اُلٹ ہے۔ ''اُلجھن'' سے مُراد ہے ہر چیز کا خلط ملط ہونا، ناپاک ہونا، آگے پیچھے ہونا، غلط فہمیاں اور دھندلاہٹ۔ ''اطمینان'' کا مطلب ہے

ترتیب، سکون، باطنی اطمینان، خاموشی۔ اگر کسی شخص کے پاس اطمینان نہیں ہے تو اس کے پاس خوشی نہیں ہوگی۔ خُداوند یسوع نے یوحنا ۱۰:۱۰ (اے ایم پی) میں فرمایا کہ چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو وہ، یعنی یسوع، اس لئے آیا کہ ہم زندگی پائیں اور اِس سے لطف اندوز ہوں۔

کچھ سال پہلے میں نے یہ عہد کیا کہ میں خُدا اور اِس زندگی سے لطف اندوز ہوں گی۔ اگر خُداوند یسوع اس لئے مر گیا کہ میں نہ صرف زندگی حاصل کروں بلکہ اس سے لطف اندوز ہوں تو پھر مجھے اس زندگی سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

یوحنا ۱۵ باب میں سکھایا گیا ہے کہ کس طرح زندگی میں قائم رہا جائے جس سے مراد ہے کہ کس طرح سے خدا کے آرام میں داخل ہوں۔ آیات ا تا ۱۰ میں قائم شدہ زندگی کا ذکر ہے اور پھر ۱۱ آیت (اے ایم پی) میں یوں بیان ہے کہ

”میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہیں ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری

خوشی پوری ہو جائے۔"

اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم زندگی سے لطف اندوز ہوں۔ اُلجھن اس مقصد کے پورا ہونے میں رکاوٹ کا باعث بنے گی۔

آخر میں میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہوں کہ اُلجھن اور اضطراب میں نہیں بلکہ خوشی میں زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کریں۔ عین ممکن ہے کہ آپ کو "دلائل بازیٔ" چھوڑنی پڑے۔ ہر مرتبہ جب ہمیں روحانی فتح حاصل ہو تو اُس وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم جسمانی فطرت کی کسی بات کو ترک کر دیں۔ جسم کی فطرت یہ ہے کہ "ہر بات کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرنا۔" روح کی فطرت یہ ہے کہ "خُدا پر بھروسہ کریں کہ وہ اپنے وقت کے مطابق ہر چیز کو عیاں کر دے گا۔

اگر آپ دلائل بازی کو ترک کر دیں گے، تو مجھے پورا یقین ہے کہ آپ خوشی اور اطیمان حاصل کریں گے۔

نئی زندگی

کا تجربہ کرنا

خدا آپ سے پیار کرتا ہے اور آپ کے ساتھ شخصی تعلق رکھنا چاہتا ہے۔ اگر آپ نے خُداوند یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو آپ کے لئے موقع ہے کہ آپ اس وقت ایسا کریں۔ اپنا دِل اُس کے لئے کھولیں اور یہ دُعا کریں...

"اے باپ میں جانتا/جانتی ہوں کہ میں نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔ مہربانی کرکے مجھے معاف کر۔ مجھے دھو کر صاف کردے۔ میں وعدہ کرتا/کرتی ہوں کہ میں تیرے بیٹے یسوع پر ایمان لاؤں گا/گی۔ میرا ایمان ہے کہ وہ میرے لئے موا۔۔۔ جب وہ صلیب پر مرا اس نے میرے گناہ اپنے اوپر لے لئے۔ میں ایمان رکھتا/رکھتی ہوں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا۔ میں اِسی وقت اپنی زندگی خُداوند یسوع کے سپُرد کرتا/کرتی ہوں۔

اَے خُداوند ہمیشہ کی زندگی اور معافی کے انعام کے لئے تیرا شکر ہو۔ میری مدد کر کہ میں تیرے لئے زندگی بسر کروں۔ یسوع کے نام میں آمین۔"

چونکہ آپ نے دِل سے دُعا کی ہے اِس لئے خُدا نے آپ کو قبول کر لیا ہے،صاف کیا ہے اور روحانی موت کے بندھن سے آزاد کیا ہے۔ ان حوالہ جات کو پڑھنے اور ان کا مطالعہ کرنے کے لئے وقت نکالیں اور جب آپ اپنی زندگی اس کے ساتھ بسر کرتے ہیں تو خُدا سے دعا کریں کہ وہ آپ سے ہم کلام ہو۔

یوحنا ۳:۱۶ ۱ کرنتھیوں ۱۵:۳۔۴

افسیوں ۱:۴ افسیوں ۲:۸۔۹

۱ یوحنا ۱:۹ ۱ یوحنا ۴:۱۴۔۱۵

۱ یوحنا ۵:۱ ۱ یوحنا ۵:۱۲۔۱۳

دُعا کریں اور اس سے کہیں کہ وہ آپ کی مدد کرے تا کہ آپ کو ایک ایسی کلیسیا مل جائے جو اچھے طریقہ سے کلام پر ایمان رکھنے والی ہو اور جہاں آپ کی حوصلہ افزائی ہو تا کہ آپ کا رشتہ مسیح کے ساتھ اور گہرا ہوتا جائے۔ خُدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔ وہ ہر روز آپ کی رہنمائی کرے گا اور آپ پر ظاہر کرے گا کہ کثرت کی زندگی جو اس نے آپ کو دی ہے اس میں کس طرح زندگی بسر کریں!

مصنفہ کے بارے میں

جوائیس مائیر دنیا کے بہترین عملی بائبل اساتذہ میں سے ایک ہیں۔ ان کا ٹی. وی. اور ریڈیو پروگرام بنام روز مرہ زندگی سے لطف اندوز ہونا دنیا بھر میں ہزاروں ٹی. وی. نیٹ ورکس اور ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر ہوتا ہے۔ جائیس نے ۱۰۰۰ہزار سے زائد نصیحت آموز کتب تحریر کی ہیں۔ ان کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتب میں طاقتور خیالات، قابلِ اعتماد خاتون، اچھا دکھائی دیں، اچھا محسوس کریں، اپنے دن کا آغاز درست کریں، اپنے دن کا اختتام درست کریں، نشہ کی اجازت خدا کی آواز کیسے سنیں، راکھ سے خوبصورتی اور ذہن کا میدانِ جنگ۔

جوائیس بہت زیادہ سفر کرتی ہیں اور سارا سال کانفرنس کا انعقاد کرتی ہیں اور ہزاروں لوگوں سے کلام کرتی ہیں۔

ہم سے رابطہ کریں

info@joycemeyer.pk

WhatsApp: 1-929-262-1750

www.facebook.com/joycemeyerministriesurdu

tv.joycemeyer.org/urdu/

جائس مائیر منسٹریز

بیرونِ ممالک آفس کے ایڈریسز

Joyce Meyer Ministries –Australia

Locked Bag 77 Mansfield Delivery Centre

Queensland 4122 Australia

ausinfo@joycemeyer.org

Joyce Meyer Ministries—United Kingdom

P.O. Box 1549

Windsor SL4 1GT

United Kingdom

enginfo@joycemeyer.org

Joyce Meyer Ministries—U.S.A.

P.O. Box 655

Fenton, MO 63026

USA

اُلجھن کو
خدا حافظ
کہہ دیں...
اور شادمانی کو اپنا لیں!

کیا آپ اُلجھن کا شکار ہیں؟ کیا آپ اپنے موجودہ حالات کو سمجھنے سے قاصر ہیں؟ کیا آپ اپنے ماضی کے حالات کے بارے میں حیران ہوتے اور سوال کرتے ہیں؟ کیا آپ خود سے سوال کرتے ہیں کہ ''کیوں خدایا کیوں؟'' جوائیس مائیر جو کہ بہترین مصنفہ ہیں اور ان کی کتب بہت زیادہ فروخت ہوتی ہیں کو بھی اس تکلیف دہ سوال کا سامنا تھا جب تک کہ انھوں نے یہ جان نہ لیا کہ اس سوال کے جواب کے انتظار نے ان کا اطمینان چُرا لیا ہے اور ان کی خوشی کو چھین لیا ہے۔ اب آپ بھی الجھن سے پیچھا چھڑا کر خوشی کو دوبارہ اپنی زندگی میں لاسکتے ہیں۔ جائیس مائیر آپ کو بتانا چاہتی ہیں کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔

. ہر مسئلہ کا حل نکالنا چھوڑ دیں، اس غلامی سے رہائی حاصل کریں۔

. قابلِ بھروسہ خدا پر تکیہ کرنا سیکھیں۔

. ماضی یا مستقبل کے بارے میں فکر کرنا چھوڑ دیں۔

. اپنے ذہن کو جسمانی سوچ سے آزاد کریں اور روحانی انداز سے سوچنا سیکھیں۔

اگر آپ یہ سوال پوچھتے ہیں کہ ''کیوں خدا کیوں؟'' تو آپ غلط سوال پوچھ رہے ہیں۔ یہ خوبصورت، الہامی کتاب خدا کی تلاش میں آپ کی مددگار ثابت ہوگی اور... زندگی میں ایسی شادمانی کا تجربہ کریں جیسا آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا۔

JOYCE MEYER
MINISTRIES